سوال

(859) عورت کا بے نمازی خاوند سے الگ ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر شوہر نماز نہ پڑھتا ہو تو کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ اس سے الگ ہو جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت کی شادی ہو اور اس کا شوہر بالکل نماز نہ پڑھتا ہو، نہ جماعت کے ساتھ اور نہ بغیر جماعت کے، تو اس کا اس سے نکاح فسخ کرایا جائے، یہ عورت اس کی بیوی نہیں ہو سکتی، اور نہ اس آدمی کے لیے جائز ہے کہ اس عورت سے وہ کچھ حلال جانے جو ایک مرد کے لیے اپنی بیوی سے حلال ہوتا ہے، کیونکہ یہ اس کے لیے اجنبی ہے، اور عورت پر لازم ہے کہ اپنے ماں باپ کے ہاں چلی جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس سے خلاصی کی کوشش کرے، جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو چکا ہے۔ والعیاذ باللہ۔

سو، میں عرض کرتا ہوں اور امید ہے کہ خواتین بھی میری گزارشات سن رہی ہوں گی کہ جو عورت ایسی ہو کہ اس کا شوہر نماز نہ پڑھتا ہو تو اسے ایسے آدمی کے ساتھ رہنا ایک لمحہ کے لیے بھی جائز نہیں ہے، خواہ اس کی اولاد بھی ہو، تو اس صورت میں یہ اولاد یقینا ماں ہی کے پاس آئے گی، اور ایسے باپ کو ان کی تربیت کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ کوئی کافر مسلمان بچے کا تربیت کنندہ نہیں ہو سکتا۔

لیکن ہاں، اگر اللہ تعالیٰ ایسے شوہر کو ہدایت دے دے اور وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے اور نماز پڑھنے لگے، تو یہ عورت بھی عدت کے دوران تک اس کی طرف واپس آ سکے گی۔ اگر اس مرد کے نمازی کی طرف رجوع سے پہلے پہلے عورت کی عدت ختم ہو جائے تو عورت کا معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہو گا۔ اکثر علماء کا کہنا ہے کہ مرتد کی بیوی کی عدت اگر پوری ہو جائے تو وہ اس مرد کے پاس نئے عقد کے بغیر نہیں آ سکتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر604

محدث فتویٰ